Gmail

Darul ifta Darul uloom <daruliftadaruluIoom@gmail.com>

(no subject)

1 message

Obaid Ullah <obaidullahmuaz@yahoo.com>
Reply-To: Obaid Ullah <obaidullahmuaz@yahoo.com>
To: "daruliftadaruluIoom@gmail.com" <daruliftadaruluIoom@gmail.com>

17 October 2011 05:47

(۱) میکڈونلڈ، کے ایف سی، پیزاہٹ وغیرہ میں کھانے کا کیا حکم ہے پاکستان اور دوسرے ممالک میں ان مقامات میں کھانے کا کیا حکم ہے؟

(۲) کرسی میں اگر انسان تقریباً ایک بالشت نیچے تک آسکتا ہو تو اس صورت میں اسے سامنے کوئی چیز رکھنا ضروری ہے جس پہ وہ سر رکھ کر سجدہ کر سکے (۲) اگر مسجد میں ایسی کرسی نہ ہو تو ایسی

(۳) صورت میں وہ کس طرح سجدہ کرے گا؟ اگر سامنے سجدہ کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو سجدہ ہو نہیں سکے گا، اور لائے، تو کہاں سے لائے؟ مسجد میں تو ہے ہی نہیں۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

الجواب بعون ملہم الصواب

جواب سے پہلے چند باتیں بطورِ تمہید سمجھ لینا مناسب ہے۔

(الف) گوشت میں اصل حرمت ہے، یعنی اس کا اصل حکم حرام ہونا ہے، اس لئے جب تک اس بات پر دلیل یا واضح قرینہ قائم نہ ہو جائے کہ یہ گوشت حلال جانور کا ہے اور شرعی طریقہ سے ذبح کر کے حاصل کیا گیا ہے اس وقت تک اس گوشت کو حرام سمجھا جائیگا۔ جبکہ گوشت کے علاوہ دوسری چیزوں میں اصل حلت اور اباحت ہے یعنی انکا اصل حکم حلال اور مباح ہونا ہے، اس لئے گوشت کے علاوہ کھانے پینے کی دوسری چیزوں کو اس وقت تک حلال اور مباح سمجھا جائیگا جب تک انمیں حرام ہونے پر کوئی دلیل یقینی طور پر قائم نہ ہو جائے، مثلاً روٹی، پانی یا دوسری غذائی اشیاء میں چونکہ حلال ہونا اصل ہے اس لئے یہ چیزیں خواہ کسی مسلمان سے حاصل ہوں یا کسی کافر سے، کسی مسلم ملک سے درآمد ہوئی ہوں یا غیر مسلم ملک سے بہر صورت اس وقت تک وہ چیزیں حلال اور پاک سمجھی جائیں گی جب تک ان میں کوئی حرام یا ناپاک چیز شامل ہونے کا کوئی ثبوت یا دلیل یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے، البتہ جب دلیل سے یہ ثابت ہو جائے کہ کسی حلال چیز میں کوئی ناپاک یا حرام چیز شامل کی گئی ہے تو اس وقت وہ حلال چیز حرام اور ناپاک ہو جائیگی۔ لیکن کسی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے شرعی دلیل اور مستند ثبوت کے بغیر محض یہ بات کافی نہیں کہ لوگوں کے درمیان اس کا ناجائز ہونا مشہور ہو جائے! کیونکہ بعض اوقات غیر واقعی بات بھی مشہور ہو جاتی ہے جو غلط ہوتی ہے۔

(ب) جن چیزوں میں اصل اباحت اور حلت ہے ان میں اگر حرام یا ناپاک ہونے کا کوئی شبہ پیدا ہو جائے اور وہ شبہ کسی دلیل سے پیدا ہوا ہے تو اس صورت میں بھی اس شبہ کے نتیجے میں اس مباح چیز کو چھوڑ دینا شرعاً واجب نہیں، بلکہ شبہ سے بچنے کی غرض سے اسکو چھوڑنا مستحب اور تقویٰ کا تقاضا ہے۔ لیکن پیدا ہونے والا شبہ اگر کسی دلیل سے پیدا نہ ہوا ہو تو ایسے شبہ کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اس سے بچنا شرعاً مستحب بھی نہیں ہے، کیونکہ بلا دلیل پیدا ہونے والا شبہ وسوسہ ہے اور وسوسہ کی وجہ سے کسی حلال اور جائز چیز کو ترک کرنے، کسی دوسرے کو ترک کرنے کا مشورہ دینے یا اسکے متعلق بہت زیادہ کنج کاؤ میں

دار الافتاء

0193

Scanned by CamScanner

پڑنے کی شرعاً ضرورت نہیں بلکہ ایسی صورت میں بلاوجہ اس تحقیق اور کھود کرید میں لگ جانے میں کہ اسمیں کوئی حرام چیز تو شامل نہیں ہو گئی، شرعی احکام میں بلاوجہ تنگی پیدا کرنا ہے جو شرعاً پسندیدہ نہیں، چنانچہ مؤطا امام مالک، سنن کبریٰ، سنن دار قطنی وغیرہ کتب حدیث میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور واقعہ مذکور ہے کہ آپ ایک جنگل اور بیابان سے گزر رہے تھے، آپکے ساتھ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، راستے میں وضو کے لئے جب ایک حوض پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغرضِ تحقیق صاحب حوض سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے حوض پر درندے پانی پینے کے لئے آتے ہیں؟(فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟) اس سے پہلے کہ حوض والا کچھ جواب دیتا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے حوض والا ہمیں مت بتانا کہ اس حوض پر درندے آتے ہیں یا نہیں؟(فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا) وجہ یہی تھی کہ چونکہ پانی میں اصل حلت اور طہارت ہے جس سے اصلاً وضو کرنا جائز ہے، اور جو پانی سامنے موجود تھا اس میں نجاست کا کوئی اثر نہ تھا۔ لھذا بلاوجہ کھود کرید میں پڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ جب تک اس میں کوئی ظاہری ناپاکی یا یقینی طور پر اسکے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک اصل حلت کی بنیاد پر اس سے وضو غسل وغیرہ جائز ہے۔

(ج) مذکورہ بالا تفصیل کی رو سے کھانے پینے میں استعمال کی جانے والی چیزوں کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں:(۱) گوشت چربی وغیرہ حیوانی اجزاء مثلاً کلیجی، پوٹے یا دماغ وغیرہ (۲) گوشت، چربی وغیرہ کے علاوہ دیگر کھانے پینے کی اشیاء جن میں حیوانی اجزاء مثلاً گوشت یا چربی استعمال کی گئی ہو۔ (۳) گوشت، چربی وغیرہ کے علاوہ دیگر کھانے پینے کی اشیاء جن میں حیوانی اجزاء ملانے کے بارے میں علم نہ ہو۔

پہلی قسم کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے کہ اس کا تعلق ان چیزوں سے ہے جن میں اصل حرمت ہے اور جب تک کسی دلیل یا واضح قرینہ سے انکا حلال ہونا معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک انہیں حرام سمجھا جائیگا۔ چونکہ مسلم ممالک میں ذبح ہونے والے گوشت کے حلال اور مشروع ہونے پر ظاہر حال واضح

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

قرینہ ہے اس لئے اس کو حلال قرار دینے کے لئے تحقیق کی ضرورت نہیں، لیکن غیر مسلم ممالک کے گوشت (یا ایسے شہروں میں پائے جانے والے گوشت جہاں زیادہ تر غیر مشروع گوشت کا رواج ہے) کے بارے میں جب تک یقین یا گمانِ غالب سے معلوم نہ ہو جائے کہ یہ حلال جانور کا گوشت ہے اور شرعی طریقے سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت ہے اس وقت تک اسکو حلال سمجھنا اور کھانا جائز نہیں۔

اور دوسری قسم یعنی گوشت، چربی وغیرہ کے علاوہ دیگر کھانے پینے کی اشیاء جن میں حیوانی اجزاء مثلاً گوشت یا چربی استعمال کی گئی ہو ان کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ کسی مسلم ملک کی مصنوعات ہوں اور وہاں پر غیر شرعی طریقے سے ذبح کرنے کا عام رواج بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں ان اشیاء کو حلال سمجھا جائے گا اور ہر شخص پر استعمال سے قبل انکے متعلق تحقیق کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اشیاء کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کردہ ہوں تو ایسی صورت میں انکا استعمال اسوقت تک جائز نہ ہوگا جبتک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ ان میں استعمال ہونے والا گوشت وغیرہ صحیح شرعی طریقے سے حاصل کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ گوشت چربی وغیرہ سے بننے والی چیزوں کا مذکورہ حکم اس وقت ہے جب گوشت یا چربی کو ان کی ماہیت تبدیل کئے بغیر ان میں استعمال کیا گیا ہو یا استعمال کے بعد مصنوعات کی تیاری تک کسی بھی مرحلہ میں انکی ماہیت تبدیل نہ ہوئی ہو۔

جبکہ تیسری قسم کی چیزوں کا حکم بھی اوپر تفصیلاً معلوم ہو چکا ہے کہ حرام ہونے پر کوئی دلیل قائم ہونے سے پہلے تک ان کو حلال ہی سمجھا جائیگا، شبہ کی صورت میں بچنا مستحب اور بہتر ہوگا اور وسوسہ کا شرعاً کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

مذکورہ تمہیدی باتوں کے بعد اصل سوال کا جواب ملاحظہ ہو۔

پاکستان یا کسی مسلم ملک میں موجود میکڈونلڈ، کے ایف سی یا پیزا ہٹ میں کوئی حلال چیز (خواہ گوشت ہو یا دیگر حلال کھانے پینے کی اشیاء ہوں) اس وقت تک کھانے پینے کی اجازت ہوگی جب تک کسی دلیل سے اسکی حرمت ثابت نہ ہو جائے مثلاً گوشت کے بارے میں ادارے کے اقرار، کھانے والے کا مشاہدہ یا شرعی گواہوں سے یہ ثابت ہو جائے کہ حاصل شدہ گوشت کو شرعی طریقے کے مطابق ذبح کرکے

دار الافتاء

0201

Scanned by CamScanner

حاصل نہیں کیا گیا ہے بلکہ ایسا طریقہ اختیار گیا جس سے جانور شرعاً حلال نہیں ہوتا۔ جبکہ غیر مسلم ممالک میں موجود میکڈونلڈ، کے ایف سی یا پیزاہٹ میں تمہید میں بیان کردہ پہلی قسم (گوشت) کے بارے میں جب تک یقین یا گمانِ غالب سے معلوم نہ ہو جائے کہ یہ حلال جانور کا گوشت ہے اور شرعی طریقے سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت ہے یا دوسری قسم کے بارے میں جبتک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ ان میں استعمال ہونے والا گوشت وغیرہ صحیح شرعی طریقے سے حاصل کیا گیا ہے یا گوشت چربی وغیرہ سے بننے والی چیزوں میں گوشت چربی وغیرہ کی ماہیت تبدیل ہو گئی ہے اس وقت تک اسکو حلال سمجھنا اور کھانا جائز نہیں۔ اور تیسری قسم کی چیزوں کو ہر جگہ حلال ہی سمجھا جائیگا، جبتک انکے حرام ہونے پر کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔ البتہ شبہ کی صورت میں بچنا مستحب اور بہتر ہو گا اور وسوسہ کا شرعاً کچھ اعتبار نہیں ہے۔

(۲) جو شخص کرسی وغیرہ پر بیٹھکر سامنے کوئی میز، تکیہ وغیرہ رکھکر اس پر ٹکا کر سجدہ کر سکتا ہو تو وہ شرعاً سجدہ سے عاجز یا معذور نہیں اور اس پر لازم ہے کہ میز وغیرہ رکھکر اس پر ٹکا کر سجدہ کرے۔ لیکن خیال رہے کہ جس چیز پر سجدہ کرے اسکی اونچائی اپنی نشست والی جگہ کے یا تو برابر ہو یا اس سے زیادہ سے زیادہ ایک دو اینٹ (تقریباً نو انچ) اونچی ہو اس سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا درست نہیں۔ نیز وہ چیز اگر تکیہ ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ سر اس پر جا کر ٹک جائے۔

(۳) مسجد والوں پر لازم نہیں کہ وہ معذورین کے لئے مسجد میں کرسیاں اور میزیں بھی رکھیں، بلکہ معذور اپنی کرسی اور میز کا انتظام خود کرے یا ایسی جگہ جا کر نماز ادا کرے جہاں وہ رکوع سجدہ پر بآسانی قادر ہو؛ کیونکہ قدرت کی صورت میں رکوع سجدہ فرض ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

۲۷/۱۱/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲۸/۱۱/۱۴۳۲ھ

دار الافتاء ۱۳۹۵ھ

دار العلوم کراچی

مفتی

Scanned by CamScanner